

## متوازی انتباہات - نمبر تین

پیغمبرانہ پیغامات کی تقویت: مکاشفہ کے فرشتوں کا سلسلہ وار آزمائشی عمل

Jeff Pippenger

2023-08-08

ہم نے پچھلا مضمون اس بات کی نشاندہی پر ختم کیا تھا کہ مکاشفہ چودہ کے تینوں فرشتوں کے ہاتھوں میں ایک پیغام ہے۔ دوسرے اور تیسرے فرشتے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ اپنے پیغام کے ساتھ نازل ہوتے ہیں تو ان کے پاس ایک "طومار" ہوتا ہے۔ ہر فرشتہ ایک پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، اور ہر پیغام کی آمد ایک اثر پیدا کرتی ہے۔ پہلا فرشتہ 1798 میں آیا۔ اس پیغام کی مہر کھول دی گئی اور قریب الوقوع عدالت کے بارے میں علم میں اضافہ ہوا۔ اس علم کے اضافے نے عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا کیں۔ جب دوسرا فرشتہ آیا تو پروٹسٹنٹوں کے زوال کے پیغام کی مہر کھول دی گئی اور علم میں اضافہ ہوا اور دو جماعتیں وجود میں آئیں۔ جب 22 اکتوبر، 1844 کو آدھی رات کی پکار کا پیغام آیا تو اس کی مہر ایگزیکٹو کیمپ میٹنگ میں کھول دی گئی اور علم میں اضافہ ہوا اور کنواریوں کی دو جماعتیں وجود میں آئیں۔ جب تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر، 1844 کو آیا تو تیسرے فرشتے کے پیغام اور جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے، اس کی مہر کھول دی گئی اور علم میں اضافہ ہوا اور دو جماعتیں پیدا ہوئیں۔

فرشتوں میں پائی جانے والی ایک اور خصوصیت ان کے پیغامات کی تقویت سے متعلق ہے۔ دوسرے فرشتے کے پیغام کو آدھی رات کی پکار کے پیغام نے تقویت دی، جیسا کہ پچھلے مضمون میں دکھایا گیا تھا، لیکن آدھی رات کی پکار کسی ایک فرشتے کی نمائندگی میں نہیں آتی، بلکہ اسے متعدد فرشتوں کی نمائندگی سے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ تاریخ جو دوسرے فرشتے اور آدھی رات کی پکار سے مطابقت رکھتی ہے، یہ دکھاتی ہے کہ جب آدھی رات کی پکار اس کے ساتھ شامل ہوئی تو دوسرے فرشتے کے پیغام کو تقویت ملی۔ اسی کتاب میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے:

میں نے فرشتوں کو آسمان میں ادھر ادھر جلدی سے آتے جاتے دیکھا۔ وہ زمین پر اتر رہے تھے اور پھر آسمان پر چڑھ رہے تھے، کسی اہم واقعہ کی تکمیل کی تیاری کرتے ہوئے۔ پھر میں نے ایک اور قوی فرشتے کو دیکھا جسے زمین پر اترنے کے لیے مامور کیا گیا تھا، تاکہ وہ اپنی آواز تیسرے فرشتے کے ساتھ ملا دے اور اس کے پیغام کو قوت اور زور بخشنے۔ اس فرشتے کو بڑی قدرت اور جلال عطا کیا گیا، اور جب وہ اترتا تو اس کے جلال سے زمین روشن ہو گئی۔ وہ روشنی جو اس فرشتے کے آگے آگے اور پیچھے پیچھے تھی، ہر جگہ پہنچ گئی، جب وہ بڑی قوت سے بلند آواز میں پکارا کہ، بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کی سکونت گاہ بن گیا، اور ہر ناپاک روح کا ٹھکانا، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا پنجرہ۔ بابل کے زوال کا پیغام، جیسا کہ دوسرے فرشتے نے دیا تھا، دوبارہ دیا جاتا ہے، اور اس میں وہ خرابیاں بھی شامل کی جاتی ہیں جو 1844 سے کلیسیاؤں میں داخل ہوتی رہی ہیں۔ اس فرشتے کا کام عین وقت پر آتا ہے، اور جب تیسرے فرشتے کا پیغام بلند پکار بن کر زور پکڑتا ہے تو یہ اس کے آخری عظیم کام میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے لوگ ہر جگہ اس آزمائش کی گھڑی میں قائم رہنے کے لیے تیار کیے جاتے ہیں جس کا وہ جلد سامنا کرنے والے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان پر ایک عظیم نور ٹھہرا ہوا تھا، اور وہ پیغام میں متحد ہو گئے، اور بلا خوف و خطر بڑی قدرت کے ساتھ تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی کی۔

فرشتوں کو آسمان سے آتے زور آور فرشتے کی مدد کے لیے بھیجا گیا، اور میں نے ایسی آوازیں سنیں جو ہر جگہ سنائی دیتی معلوم ہوتی تھیں: آے میرے لوگوں، اُس سے نکل چلو، تاکہ تم اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو اور اُس کی آفتوں میں سے کچھ نہ پاؤ؛ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اُس کی بدکاریوں کو یاد کیا ہے۔ یہ پیغام تیسرے پیغام میں ایک اضافہ

معلوم ہوا اور اسی کے ساتھ جا ملا، جس طرح آدھی رات کی پکار 1844 میں دوسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ جا ملی تھی۔ خدا کا جلال صابر اور منتظر قدیسین پر ٹھہرا، اور انہوں نے بے خوفی سے آخری سنجیدہ تنبیہ دی، بابل کے سقوط کا اعلان کرتے ہوئے اور خدا کے لوگوں کو اس سے نکل آنے کی پکار دیتے ہوئے؛ تاکہ وہ اُس کے خوفناک انجام سے بچ نکلیں۔ روحانی عطیات، جلد 1، 193، 194۔

نصف شب کی پکار دوسرے فرشتے سے جا ملی، اور مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ تیسرے فرشتے کے ساتھ جا ملتا ہے، اور جب وہ تیسرے فرشتے کے ساتھ ملتا ہے تو وہ ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز میں نصف شب کی پکار کے دوسرے فرشتے سے ملنے کو دہرا رہا ہوتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے فرشتے یعنی دو گواہوں کی بنیاد پر، ہر فرشتے کے پیغام کے ساتھ ایک ثانوی پیغام وابستہ ہوتا ہے جو اسے قوت بخشتا ہے۔ یہ دونوں گواہ سکھاتے ہیں کہ جب پہلے فرشتے کا پیغام تاریخ میں آیا تو اس کے بعد لازماً ایک مرحلہ آیا جب اس پیغام کو ایک ثانوی پیغام کے ذریعے تقویت دی گئی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ پہلے فرشتے کے بارے میں بھی درست تھی۔ ہم نے جو طویل اقتباس پیش کیا، اس کے پہلے پیراگراف میں، بہن وانٹ پہلے فرشتے کے لیے وہی اوصاف بیان کرتی ہیں جو یوحنا مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے سے منسوب کرتا ہے، جب وہ کہتی ہیں، "مجھے بتایا گیا کہ اس کا مشن یہ تھا کہ وہ اپنے جلال سے زمین کو منور کرے، اور انسان کو خدا کے آنے والے غضب سے خبردار کرے۔" اس اقتباس میں یہ واضح ہے کہ وہ پہلے فرشتے ہی کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

پہلے فرشتے کا پیغام 1798 میں آیا، اور اس کے بعد 11 اگست 1840 کو، جب عثمانی سلطہ ختم ہوا، اسے تقویت ملی۔ اسی وقت مکاشفہ باب دس کا طاقتور فرشتہ آسمان سے اترتا اور ایک پاؤں خشکی پر اور ایک سمندر پر رکھا۔ وہ پہلے فرشتے کی تقویت کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہی امر پہلے فرشتے کے کام کو مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے کام کے برابر قرار دیتا ہے۔ دونوں کو اپنی جلال سے زمین کو روشن کرنا تھا، لیکن مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ تیسرے فرشتے کے ساتھ جا ملتا ہے، جیسے آدھی رات کی پکار دوسرے فرشتے کے ساتھ جا ملی تھی اور جیسے مکاشفہ باب دس میں اترنے والا فرشتہ پہلے فرشتے کے ساتھ جا ملا تھا۔

لہذا، جب پہلا فرشتہ آیا تو ایک پیغام کی مہر کھولی گئی جس کے نتیجے میں عبادت کرنے والوں کے دو طبقے بن گئے۔ جب پہلے فرشتے کے پیغام کو مکاشفہ باب دس کے فرشتے نے قوت بخشی، تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب تھی جیسے کھانے کا اس نے یوحنا کو حکم دیا؛ اس سے ظاہر ہوا کہ وہ ایک پیغام لایا تھا، اس کی مہر کھولی گئی، اور اس کے نتیجے میں عبادت کرنے والوں کے دو طبقے وجود میں آئے۔ جب دوسرا فرشتہ، آدھی رات کی پکار، اور تیسرا فرشتہ آئے تو ایک پیغام کی مہر کھولی گئی جس نے لوگوں کو آزمایا اور عبادت کرنے والوں کے دو طبقے پیدا کیے۔

جس عبارت پر ہم بات کر رہے ہیں، وہ مسیح کی تاریخ کا ملرائٹس کی تاریخ سے تقابل کرتے ہوئے اس بات پر زور دیتی ہے کہ ملرائٹس کی تاریخ میں جو مرحلہ وار آزمائشی عمل وقوع پذیر ہوا تھا، وہی مسیح کے ایام میں بھی پیش آیا، اور وہ دور قدیم اسرائیل کے اختتام کا تھا۔ اگر روحانی اسرائیل کے آغاز میں اور قدیم اسرائیل کے اختتام پر ایک مرحلہ وار آزمائشی عمل وقوع پذیر ہوا تھا، تو روحانی اسرائیل کے اختتام پر بھی ایک مرحلہ وار آزمائشی عمل ہوگا، جیسا کہ قدیم اسرائیل کے آغاز میں تھا۔

میلرائٹ تاریخ میں یہ پانچ مہر کشائیوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کے ذریعے 1798 سے 22 اکتوبر 1844 تک آزمائش ہوئی اور عبادت گزاروں کی دو جماعتیں نمایاں ہوئیں۔ یہ عبارت واضح طور پر سکھاتی ہے کہ اگر آپ ایک آزمائش میں ناکام ہو جائیں تو آپ اگلی آزمائش میں کامیاب نہیں ہوں گے، کیونکہ آپ کوشش ہی نہیں کریں گے۔ یہ بھی واضح ہے کہ مسیح کے زمانے میں آزمائش کا عمل اس نتیجے پر ختم ہوتا ہے کہ سابقہ منتخب عہدی قوم نجات کے منصوبے کے بارے میں مکمل تاریکی میں ہوتی ہے۔ دانی ایل اور یوحنا ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اپنے پیچھے آنے والی آواز کو سنتے ہیں، وہ جو

ایک بتدریج آزمائشی عمل سے گزرے جس میں ہر اُس نئی سچائی کی انفرادی تحقیق درکار تھی جس پر سے مہر اٹھائی گئی تھی۔

دانیال اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں، اور دانیال اور یوحنا اسی ایک کتاب کے دو گواہ ہیں۔ ایک گواہ کتاب کا آغاز ہے، اور دوسرا گواہ کتاب کا انجام ہے۔ دونوں گواہوں نے علامتی طور پر موت اور قیامت کا تجربہ کیا؛ ایک کو مادی و فارسی سلطنت نے ستایا (جو ریاست ہائے متحدہ کی علامت ہے) اور دوسرے کو روم نے ستایا (جو پاپائیت کی علامت ہے)۔ یوحنا کو ستایا جا رہا ہے کیونکہ وہ سبت کا پاس رکھنے والا ہے، اور یوں دانیال کے موافق ہے جسے اپنی عبادت کے طریقوں کو بدلنے سے انکار کرنے پر ستایا گیا۔ وہ دونوں مل کر آخری زمانے میں ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو ساتویں دن کے سبت کی جگہ اتوار کی عبادت قبول کرنے سے انکار کرنے پر ستائے جاتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی نمائندگی دانی ایل اور یوحنا کرتے ہیں، وہی وہ لوگ رہے ہیں یا ہوں گے جن پر مہر لگ چکی ہے یا لگے گی، کیونکہ جب دانی ایل کو بادشاہ کے "فرمان" کی اطاعت نہ کرنے پر شیروں کی ماند میں ڈالا گیا تو بادشاہ نے پتھر پر مہر لگا دی، تاکہ منشا تبدیل نہ ہو سکے۔ دانی ایل ابدیت کے لیے مہر بند تھا، کیونکہ مادیوں اور فارسیوں کے قوانین کے مطابق بادشاہ کے فرمان اور اس کی مہر کے اختیار میں تبدیلی ممکن نہ تھی۔ بادشاہ کی مہر ایک پتھر پر ثبت کی گئی اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ اتوار کے قانون پر دروازہ بند کر دیا جاتا ہے، اور کوئی انسان اس دروازے کو نہیں کھول سکتا، جیسے کہ 22 اکتوبر 1844 کو دروازہ بند کیا گیا تھا۔ یہ ایک سادہ مثال تھی اس بات کی اہمیت کی کہ نہ صرف وہ نبوتی واقعات پیش نظر رکھے جائیں جو کسی نبوت میں بیان کیے گئے ہیں، بلکہ جب کہانی میں نبی کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تو اس کے گرد و پیش کے حالات کو اس پر منطبق کرنے کی اہمیت بھی ملحوظ رکھی جائے۔

تاہم یہ اس قوت کی بھی مثال ہے جو آغاز (کتاب دانیال) کو انجام (کتاب مکاشفہ) کے ساتھ ایک ہی نبوت کے دو گواہوں کے طور پر ایک ساتھ ملحوظ رکھنے سے ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ بائبل حقیقت کے قیام کے لیے دو گواہ درکار ہوتے ہیں۔ پیش گوئی کیے گئے واقعات اور اس نبوت کے سلسلے میں انبیا کی سرگرمیوں کی تصویر کشی، دونوں الہامی ہیں۔

تمام صحیفہ خدا کے الہام سے ہے، اور تعلیم، ملامت، اصلاح اور راستبازی میں تربیت کے لیے مفید ہے، تاکہ خدا کا بندہ کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے پوری طرح لیس ہو۔ ۲-تیمتھیس ۱۶:۳، ۱۷۔

اگر بائبل کے پیش گوئی شدہ واقعات دنیا کے خاتمے کو واضح کر رہے ہیں، تو جب کسی نبی کو پیش گوئی ملتی ہے اور وہ اس کی گواہی دیتا ہے، اُس وقت اُس نبی اور اُس کے ماحول کی تصویر بھی دنیا کے خاتمے کی تمثیل ہوتی ہے۔ لہذا، جب نبی کے ماحول اور سرگرمیوں کو نبوتی طور پر تمثیلی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، تو نبی خود دنیا کے انجام پر خدا کے لوگوں کی تمثیل ہوتا ہے۔ اس فہم کو پیش نظر رکھتے ہوئے، جب ہم ملاکی کی ایلیاہ سے متعلق پیش گوئی کی لکیر کو مکاشفہ چودہ اور اٹھارہ کی لکیروں کے ساتھ ملاتے ہیں، تو وہ سب آخری تنبیہی پیغام کی تاریخ کی گواہی دیتے ہیں، مگر ان کی گواہی دو پہلو رکھتی ہے۔

پیغام اُن پیشن گوئی شدہ واقعات پر مشتمل ہے جو خدا کی قوم سے باہر ہیں، اور ثانوی گواہی اُس تجربے پر مشتمل ہے جو نبی کو پیغام وصول کرتے اور اس کا اعلان کرتے وقت پیش آتا ہے۔ ایک ہی تاریخ کے خارجی اور داخلی پہلوؤں کی نمائندگی کرنے والے دو نبوی سلسلوں کے اس تصور کو ایڈونٹسٹ تحریک کے بانیوں نے تسلیم کیا اور اسے عوامی ریکارڈ کا حصہ بنایا۔ اس اطلاق کی کلاسیکی مثال، میری رائے میں، وہ ہے جب انہوں نے واضح کیا کہ مکاشفہ کی سات کلیسائیں اور مکاشفہ کی سات مہریں متوازی تاریخیں ہیں جو کلیسیا کی داخلی اور خارجی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ مہریں خارجی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں اور کلیسائیں داخلی تاریخ کی۔

ملاکی میں الیاس کا پیغام، اور مکاشفہ کے ابواب چودہ اور اٹھارہ، اسی آخری تنبیہی پیغام کی نشاندہی کرتے ہیں جسے مکاشفہ کے باب اول میں "یسوع مسیح کا مکاشفہ" بھی کہا گیا ہے۔ باب اول میں خدا باپ نے یہ پیغام مسیح کو دیا، پھر مسیح نے اسے جبرائیل کو دیا، پھر جبرائیل نے اسے یوحنا کو دیا، اور یوحنا نے اسے کلیسیاؤں کو بھیج دیا۔ الیاس کا پیغام، اسی طرح مکاشفہ کے ابواب اول، چودہ اور اٹھارہ میں پیش کیے گئے پیغامات، سب بالکل ایک ہی پیغام ہیں۔

اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں۔ کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ سلامتی کا خدا ہے، جیسا کہ مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔ 1-کرتھیوں 14:32، 33.

یہ ہمیشہ ایک ہی پیغام ہے، کیونکہ "نبی نبیوں کے تابع ہوتے ہیں"۔ آیات میں جس لفظ کا ترجمہ "تابع" کیا گیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں: "ماتحت کرنا؛ خود اطاعت کرنا؛ اطاعت میں ہونا (فرمانبردار ہونا)، زیر کرنا، مطیع بنانا، (تابع ہونا/تابع بنانا) (کسی کے)، زیر اطاعت (ہونا/کیا جانا)، اپنے آپ کو تابع کرنا"۔ تمام انبیا ایک دوسرے سے متفق ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے تابع رہتے ہیں، ورنہ ان کے دیے ہوئے پیغام سے انتشار پیدا ہو جاتا۔

آخری انتباہی پیغام کی تمام نبوی تمثیلات ایک ہی پیغام کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ خداوند کا منصوبہ ہے کہ وہ لوگ جو دس کنواریوں کی تمثیل میں "عقل" قرار پاتے ہیں، اور جنہیں ان "عقل" کے طور پر بھی پکارا جاتا ہے جو کتاب دانی ایل کی مہر کھلنے پر "علم میں اضافہ" کو "سمجھتے" ہیں؛ خداوند کی یہی مرضی ہے کہ جب وہ خاص پیغام نے نقاب ہو تو یہ "عقل" اسے پہچانیں۔ یہ پہچان اُس بائبل کے مطالعے کے طریق کار کو بروئے کار لانے سے حاصل ہوتی ہے جو خود بائبل کے اندر خاص طور پر متعین کیا گیا ہے۔ یہ طریق کار اشعیاء باب اٹھائیس کے مطابق اس عمل کے ذریعے نافذ ہوتا ہے کہ کسی بائبل موضوع پر کلام کرنے والے مختلف نبوی سلسلوں کو ایک دوسرے کے متوازی رکھ کر باہم جمع کیا جائے، تاکہ درست نبوی واقعات کی تعیین کی جا سکے۔

جب ہم اس مضمون کو یہیں ختم کر رہے ہیں تو میں آپ کے صبر کا طلبگار ہوں، اور ان خیالات کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔